حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو

آسٹریلیا کے نیشنل ریڈیو ABC اور نیشنل ٹیلی ویژن کے نمائندہ نے جمعۃ المبارک کے روز 4 / اکتوبر 2013ء کو مسجد بیت الہدیٰ آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو انٹرویو لیا تھا وہ آج کے دن ABC ریڈیو پر نشر ہوا۔ یہ نیشنل ریڈیو صرف آسٹریلیا میں ہی نہیں بلکہ سارے ایشین پیسفک (Asian Pacific) میں سنا جاتا ہے۔

اے بی سی ریڈیو پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو کے حوالہ سے خبر نشر کی گئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو کے مختلف clips بھی نشر ہوئے۔ ’’جماعت احمدیہ کے عالمی رہنما کی پاکستان میں جاری فرقہ وارانہ مظالم پر اظہارِ تشویش‘‘ کے عنوان سے یہ خبر اے بی سی ریڈیو کی ویب سائٹ پر بھی ڈالی گئی ہے۔

نیوز کاسٹر نے خبر نشر کرتے ہوئے کہا: احمدی مسلمانوں کیلئے اپنے لیڈر سے ملنا ایک غیر معمولی اور خاص موقع ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا گزشتہ چھ سال میں آسٹریلیا کا یہ پہلا دورہ ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہوئی اس جماعت کے قریباً پانچ ہزار پیروکار آسٹریلیا میں موجود ہیں جبکہ اس جماعت کا دعویٰ ہے کہ پوری دنیا میں ان کی تعداد کئی ملینز ہے جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ ہفتہ کے آخر پر سڈنی کے مغربی حصہ میں واقع مسجد کے دورہ کے دوران مرزا مسرور احمد نے خبردار کیا کہ اگر سیریا میں جاری تصادم میں بڑی طاقتیں بھی شامل ہوگئیں تو یہ تصادم بے قابو ہو سکتا ہے۔

خبر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو میں سے درج ذیل clip سنایا گیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حال ہی میں تین چار ہفتے قبل میں نے ایک خطبہ دیا تھا۔ اس خطبہ کا سات، آٹھ یا اس سے بھی زیادہ زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ خطبہ میں مَیں نے واضح طور پر بتایا تھا کہ شام کی صورتحال میں فریقین یعنی حکومت اور عوام دونوں کو ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ وہ پہلے ہی اپنے ملک کا امن برباد کر چکے ہیں اور اپنے ملک کو مزید تباہ کر رہے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہ تباہی پورے خطہ میں پھیلے گی۔ اور مجھے ڈر ہے کہ یہ تباہی ساری دنیا میں بھی پھیل سکتی ہے جو کہ تیسری جنگِ عظیم کا باعث بن سکتی ہے۔

اس کے بعد نیوز کاسٹر نے کہا کہ: جماعت احمدیہ ایک لمبے عرصہ سے شدت پسندی کی مذمت کر رہی ہے۔ اس جماعت کے مطابق اسلام امن کو فروغ دینے والا مذہب ہے۔ مرزا مسرور احمد نے کہا کہ اگر عالمی سطح پر اکٹھے ہو کر کام کیا جائے تو سیریا اور دیگر علاقوں میں شدت پسندی کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو کا ایک حصہ سنایا گیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **انتہا پرست تو ہمیشہ سے ہی رہے ہیں لیکن ان کی اکثریت نہیں ہے۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان میں سے کسی بھی تنظیم یا ان ممالک کے پاس اسلحہ یا بارود کی انڈسٹری نہیں ہے۔ یہ اسلحہ کہاں سے حاصل کر رہے ہیں؟ واضح ہے کہ یہ مغرب سے حاصل کرتے ہیں۔ یا تو مشرقی یورپ کے ذریعہ یا پھر خفیہ طور پر لین دین ہوتا ہے جس کا مجھے علم نہیں ہے۔ تو اگر بڑی طاقتیں اس شدت پسندی کو قابو میں رکھنا چاہیں تو رکھ سکتی ہیں۔ آپ کے علم میں ہے کہ شدت پسندوں کے پاس تیل کا پیسہ نہیں ہے۔ وہی ممالک جن کے پاس تیل کا پیسہ ہے یا جو نسبتاً زیادہ دولتمند ہیں ایسے لوگوں کی مدد کر رہے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایسے شدت پسند بدعزائم کو پورا کر رہے ہیں۔**

پھر نیوز کاسٹر نے کہا کہ: لیکن اس روحانی رہنما کی اصل توجہ اپنی جماعت پر ہے۔ بہت سے افراد کو پاکستان میں جہاں سے اس فرقہ کا اصل تعلق ہے وہاں احمدیوں پر جاری مظالم پر تشویش ہے۔

اس کے بعد خبر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو میں سے ایک کلپ (clip) نشر کیا گیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **2010ء میں ہماری دو مساجد میں تقریباً 90 لوگ شہید ہو گئے اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ وقفہ وقفہ سے بلکہ ہر دوسرے ہفتہ مجھے کسی نہ کسی احمدی کی شہادت کی خبر ملتی ہے۔ پس ان مظالم کا سلسلہ جاری ہے اور یہ ظلم اس وقت تک ختم نہیں سکتا جب تک پاکستان میں کالے قانون کا خاتمہ نہ ہو۔**

اس کے بعد نیوز کاسٹر نے کہا: مرزا مسرور احمد نے کہا ہے کہ انڈونیشیا میں بھی مسلمان مُلّاؤں کی شدت پسندی سے بھی ہماری جماعت مسلسل متاثر ہو رہی ہے۔ بعض خاص علاقوں میں جہاں انتظامیہ ہمارے خلاف ہے وہاں ہمارے لئے مسائل پیدا کئے جا رہے ہیں۔ وہاں کے مولوی مشتعل ہیں اور جب بھی ان کو موقع ملتا ہے وہ سخت شوروغوغا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے کچھ عرصہ پہلے ہمارے تین احمدیوں کو مار مار کو شہید کر دیا گیا تھا۔

نیوز کاسٹر نے بتایا کہ: دورۂ آسٹریلیا کے بعد مرزا مسرور احمد لندن، جہاں وہ پاکستان سے باہر جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں، واپسی سے پہلے نیوزی لینڈ اور جاپان بھی جائیں گے۔

نیشنل ریڈیو کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لکھوکہا لوگوں تک پیغام پہنچا ہے۔